شاہد تسنیم (ایم۔اے)

قادیانی اور تکفیر اہل قبلہ

اسلام کی بنیاد پر قائم کی گئی ملی وحدت کو توڑ کر اسلامیانِ عالم کو دو متحارب گروہوں میں تقسیم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوّت کا دعوٰے کیا اور مسلمانوں کو کافر قرار دیا، مرزا قادیانی ایک طرف اپنے آپ کو اسلام کا مبلغ قرار دیتے تھے اور دوسری طرف مسلمانوں کو کافر بناتے رہتے تھے، آپ نے نبوّت کاذبہ کا کھڑاگ رچا کر مسلم معاشرے کی مرکزیّت پر ضرب کاری لگائی اور مسلمان جو آگے ہی بہت تھوڑے تھے ان کی تکفیر کی زد میں آکر کم سے کم تر ہو گئے، آپ نے نام نہاد تبلیغ اسلام اور کسرِ صلیب کا یہ فریضہ انجام دیا کہ تقریباً ستر کروڑ مسلمانوں کو مطلق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا، اب اگر ایک غیر مسلم کو مسلمان بنانا ہو تو اس کے لئے صرف رسالت محمدی کا اقرار کافی نہیں بلکہ قادیانیوں کے نزدیک وہ شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت پر ایمان لانے کے باوجود بھی مسلمان نہیں جب تک وہ احمد نبی کی نبوّت پر ایمان نہ لائے، خدارا انصاف کریں کہ رسالت محمدی کی کیا حیثیت رہی اور مرزا قادیانی نے ظل اور بروز کی آڑ لے کر رسالت محمدی کے خلاف کتنی زبردست سازش کی!

ایک مشہور قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین شمس لکھتا ہے:۔

اللہ تعالیٰ سورۂ عنکبوت میں فرماتا ہے:۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ

اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکَافِرِیْنَ
یعنی اس شخص سے کون بڑا ظالم ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا جس کے پاس حق آیا اور اس نے اس کی تکذیب کی کیا کافروں کا مقام جہنم نہیں ؟ اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص خدا پر افتراء کرتا ہے وہ بھی کافر ہے دوسرے جو شخص صداقت اور حق کی تکذیب کرتا ہے وہ بھی کافر ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کے مکذبین بھی لازماً اس آیت کے ماتحت کافروں میں شامل ہونگے کیونکہ آپ بھی حق لے کر آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی -
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ [1] کہ حق آیا اور باطل بھاگ -
اسی طرح فرمایا: اَلَیْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ [2] کیا یہ حق نہیں ہے - ؟
اسی طرح فرمایا وَیَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ [3]
جو تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے تو کہہ دے کہ ہاں میرے رب کی قسم وہ ضرور حق ہے -

پس جو حق کی تکذیب کرنے والا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کافر قرار دیتا ہے اور اسی وجہ سے آپ کے الہامات میں آپ کے مخالفین کو کافر کہا گیا ہے - چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی:
وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ [4]
کہ میں تیرے متبعین کو کافروں پر قیامت کے دن غلبہ دوں گا "
اور اسی طرح فرمایا :—
قُلْ جَآءَکُمْ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ فَلَا تَکْفُرُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ [5]
یعنی تو کہہ دے کہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے پس تم کافر مت بنو، اگر تم مومن ہو، اور فرمایا :—
قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصَّادِقِیْنَ [6] یعنی تو کہہ دے کہ اے

---

[1] الاستفتاء ص۷۹ [2] الاستفتاء ص۸۰ [3] الاستفتاء ص۸۲
[4] الاستفتاء ص۸۲ [5] الاستفتاء ص۸۱ [6] الاستفتاء ص۸۲

کافر میں ضرور صادقوں میں سے ہوں"

اِن الہامات سے بھی صاف ظاہر ہے کہ جو آپ کو صادق نہیں مانتا وہ کافر ہے اسی لئے حضرت اقدس نے خطبہ الہامیہ ص۱۷۱ میں لکھا ہے

"اور خیر الرسل کی رُوحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نورُ کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا میں ہی وہ مظہر ہوں (فآمن ولا تکن من الکافرین) پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو" [۱]

اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو لکھا :-

اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزار ہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راست بازوں سے خالی ہیں تو ایسا ہی آپ کا یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے کہ وہ ہزارہا یہود و نصارٰی جو اسلام نہیں لائے کیا وہ راست بازوں سے خالی تھے بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے، وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک وہ قابلِ مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں اس شخص (عبدالحکیم) کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑ دوں ... ... وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جس کا دِل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے"! [۲]

قادیانی خلیفہ اوّل حکیم نورالدین بھیروی مرزا قادیانی کے منکر کی بابت بڑی وضاحت سے فرماتے ہیں :-

---

[۱] منکرین خلافت کا انجام، تقریر مولوی جلال الدین شمس جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء، اللہ بخش سٹیم پریس قادیان ص۴۲،

[۲] ۔ الذکر الحکیم نمبر ۴ ص۲۳ ماخوذ، الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۲۵ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۱۵ء

"سینکڑوں امور کفر کے ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک کا بھی معتقد ہو تو کافر ہو سکتا ہے کیا ۹۹ - مثلاً کوئی کہے اللہ کا ماننا لغو ہے یا یہ کہ رسولوں کا اعتقاد بے ہودہ ہے۔ تو کیا آپ کو اس کے کفر میں تردد ہوگا - اسرائیلی مسیح کے وقت یہود اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے توریت پر ان کا ایمان تھا سب رسولوں کو مانتے تھے، سوائے حضرت مسیح کے - کیا وہ کافر تھے یا نہ تھے، ہمارے پاک سردار سیّد و مولا خاتم الرسل خاتم الانبیاء شفیع یوم الجزاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود و نصاریٰ اللہ کو مانتے ہیں، اللہ تعالےٰ کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں کو مانتے ہیں کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں، اگر اسرائیلی مسیح موسوی سلسلہ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے کہ اس کا منکر کافر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا تبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر کافر ہو اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اس کا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں یہ محمدی مسیح اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اس کا غلام ہے"[1]

قادیانیوں کی لاہوری جماعت مرزا قادیانی کے اس ناقابلِ معافی جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے "کفر دون کفر" کے مسئلے کی آڑ لیتی ہے، لیکن مرزا صاحب کے واضح بیانات کو دیکھا جائے تو اس کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا اور اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ آپ اہل قبلہ کی تکفیر کے ذمہ دار ہیں، اپنے ایک خط میں فرماتے ہیں:-

"رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے وہ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایمان دار ہے یا کافر؟ اس کا جواب یہی ہے کہ خدا کے احکام میں سے کسی کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے جو شخص مثلاً نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا، اور زنا کرنا، اور شراب پینا اور جھوٹ بولنا، اور سؤر کھانا، اور خون کرنا کچھ گناہ نہیں ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ اس نے

---

[1] الفضل قادیان، مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء

خدا کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا، زنا کرنا، اور شراب پینا وغیرہ معاصی موجب کفر نہیں ہیں وہ سب گناہ ہیں مگر ان بدکاریوں کو حلال ٹھہرانا موجب کفر ہے پس اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اس وجہ سے کفر ہے کہ اس میں خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیش گوئی سے انکار ہے، یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنیٰ علم بھی رکھتا ہو اس سے واقف ہے خدا کے حدود کو توڑنا کافر نہیں کرتا بلکہ فاسق کرتا ہے بلکہ خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے اس سے کسی کو بھی انکار نہیں" ۱۰ؔ

امت محمدیہ پر یہ کس قدر عظیم ظلم ہے کہ ایک شخص اسلام کا دعویٰ کہلا کر امت محمدیہ میں سے اپنی ایک علیحدہ امت تشکیل دے، اسلامی معاشرے کے اندر شکست و ریخت کرے اور اپنے پیروکاروں کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے ڈالے۔ سامراج کے زیر سایہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی جسارت ہو سکتی ہے۔ کیا ایسے شخص کو جس نے مسلمانوں کی دینی وحدت پر کاری ضرب لگائی اور اپنی نبوت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اسلام کا ہمدرد اور نبی کریم کا خادم کہہ سکتے ہیں۔ اس شخص نے مسلمانوں کو محض مرزائیت قبول نہ کرنے کی وجہ سے کافر قرار دے دیا اور مسلمانوں کی کروڑوں کی تعداد کو ہزاروں میں تبدیل کر کے رکھ دیا، اب یہ حق قادیانیوں کو حاصل ہو گیا ہے کہ وہ جس کو چاہیں مسلمان قرار دیں اور جس کو چاہیں اسلام سے خارج کر دیں۔ قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ وہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں کس قدر منافقت پر مبنی ہے یہاں تو جو پہلے مسلمان ہیں ان کو بھی کافر قرار دے ڈالا گیا ہے چہ جائیکہ نئے مسلمان بنائے جائیں قادیانی تو الٹا امت محمدیہ کی تعداد کو کم کر کے پنجابی نبی کی امت کو ترقی دے رہے ہیں اور بڑے منظم طریقے سے اسلامی ریاست میں مسلمانوں کی تکفیر کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ یہاں یہ خیال رہے کہ یہ تکفیر وہ تکفیر نہیں جو بعض فرقوں کا فروعی اختلافات کی وجہ سے شیوہ رہا ہے یہ ایک مدعی نبوت پر ایمان نہ لانے کا نتیجہ ہے اور ایک ایسا کفر ہے جس سے بچنا مشکل ہے ایسے مدعی کے دعوے کے بعد دو ہی جماعتیں بنتی ہیں ایک مسلم اور دوسری کافر۔ یہ ایک ایسی ازلی لعنت ہے جس سے چھٹکارا ممکن ہی نہیں اور جب تک قادیانی نبوت کا کاروبار چلتا رہے گا مسلمانوں کو کافر بنانے کی خدمت جاری رہے گی اور عملاً بتایا جاتا رہے گا کہ قادیانی نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بڑھ کر ہے